عصرِ حاضر کا امام شامل کی شہادت!

گذشتہ دنوں اخبارات میں عصرِ حاضر کے امام شامل اور چیچن جانبازوں کے روحِ رواں عالمِ اسلام کے عظیم فرزند جناب جعفر دودایوف کی شہادت کی خبر عالمِ اسلام پر برقِ خاطف بن کر گری۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

شہید ایک عرصہ سے روسی بھیڑئے اور سرخ سامراج کے خلاف برد آزما اور برسرپیکار رہے۔ آپ اپنے مذہب اپنی سرزمین اپنے اسلامی تشخص اور ملک و ملت کی آزادی کے لیے حضرت امام شامل کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اور ان کی حقیقی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے دشمنانِ اسلام کے ساتھ ہر محاذ پر مقابلہ کرتے رہے۔ ان جانبازوں نے قلیل عرصہ میں اس "سپر طاقت" کو جس ذلت اور رسوائی سے دوچار کیا ہے اور جس طرح سے اس کو ہر محاذ پر شکستِ فاش دی ہے آج اقوامِ عالم کو اس کی پوری صورت حال کا بخوبی علم اور ادراک ہے

اس ساری جدوجہد آزادی کے علمبردار اور قافلۂ حریت کے سپہ سالار رہنما اور قائد جناب حضرت جعفر دودایوف تھے آپ نے آزادی کا علم آج سے تقریباً چار پانچ برس قبل بلند کیا تھا جب سویت یونین کا تیا پانچا افغان مجاہدین نے اپنے ایمانی جوش و جذبہ سے کیا، اور اسی ضربِ مؤمن کے نتیجے میں سویت یونین کا شیرازہ بکھر گیا تھا۔ اس کے فوراً بعد روس کی ساری ریاستوں نے اپنی اپنی آزادی اور خودمختاری حاصل کر لی۔ لیکن جب ماسکو کے قریب مسلم ریاست (چیچنیا) نے اپنا حقِ خودارادیت طلب کیا تو روس نے بڑی ڈھٹائی اور دیدہ دلیری و ہٹ دھرمی سے اس کا یہ فطری حق تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ دراصل روس کو اس حقیقت کا بخوبی علم تھا کہ چیچنیا کی آزادی کا براہِ راست اثر ماسکو لینن گراڈ اور اس کے باقی ماندہ زیرِ اثر حصوں پر پڑے گا اور ان کو اس معدنی ذخائر سے مالامال سونے کی چڑیا اور سرسبز و شاداب علاقے سے ہاتھ دھونے پڑیں گے چنانچہ اس فیصلے کے خلاف آج سے چار برس قبل ردعمل کے طور پر اسلامی جہاد کی تحریک اٹھی۔ اور ان مجاہدین نے اپنے اسلاف کے درخشندہ و تابندہ ماضی کو پھر سے دہرایا اور امام شامل کے جہاد کے بعد روسی دیو استبداد کے خلاف مردانہ وار مقابلہ کیا، اور پھر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور قصۂ پارینہ کو تازہ کرنے کے لیے دار و رسن کو پکارا ؎

عمریست کہ آغشتہ منصور کہن شد
ما از سرِ نو آب دہیم دار و رسن را

اور روسی افواج کو ناکوں چنے چبوا دیئے اور اب صدر یلسن اپنے فوجی جرنیلوں کی جنگ سے فرار کی وجہ سے

اور مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے جذبۂ جہاد کو دیکھتے ہوئے مذاکرات کی میز پر بیٹھنے پر مجبور ہوگیا ، اور مذاکرات کی میز پر آنا یہ ان کی شکست اور اندرونی خلفشار کی واضح دلیل ہے ۔ اور اس کا سارا کریڈٹ جناب جعفر دودایوف شہید کو پہنچتا ہے کیونکہ اس تحریک کی باگ ڈور اور آزادی کی مشعل ایک ایسے فردِ مؤمن اور مردِ آہن جو کہ عالم اسلام کے جلیل القدر جرنیلوں ، جناب خالد بن ولید ، طارق ابن زیاد ، موسیٰ ابن نصیر ، محمد بن قاسم ، صلاح الدین ایوبی کی جرأتوں کے امین امام شامل کے جانشین جناب جعفر دودایوف کے ہاتھ میں تھی ۔

دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

لیکن المیہ یہ ہے کہ عالم اسلام کو ایسے عظیم فرزند کی شہادت پر بھی چار آنسو بہانے کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور کسی بھی مسلمان حکمران کو اس دلدوز سانحہ پر چند رسمی تعزیتی کلمات ادا کرنے کا موقعہ نہ ملا ۔ فیا للاسف

ع مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

اور دوسری طرف ابلیسی قوتیں اس کامیابی پر نازاں ہیں کہ آپ کی شہادت کے بعد موجودہ تحریک ختم ہوجائیگی لیکن ہم ان بدبختوں اور بدباطنوں پر یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ایک فرزندِ اسلام کو ختم کرنے سے کیا تمہارا کام آسان ہوجائے گا اور اب کیا کوئی دوسرا دودایوف نہیں آئے گا تو یہ ان کی بھول ہے ۔ انشاء اللہ ان شہداء کے ہر قطرۂ خون اور ہر بن مو سے ہزاروں لاکھوں دودایوف اور مجاہد و غازی پیدا ہوں گے ، اور ابھی سرزمین اسلام بانجھ نہیں ہوئی ۔ مجاہدوں کے کئی لشکر ابھی اس کی گود میں پل رہے ہیں ۔

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اور بدی کی قوتوں کیخلاف آج حقیقی معنوں میں فرزندانِ اسلام اور امتِ مسلمہ نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر و سمرقند و بخارا ، چیچنیا ، بوسنیا ، قندھار و کشمیر ، فلسطین اور سوڈان ان سامراجی اور ملعون قوتوں کے پیچھے ایک ہوگئے ہیں ۔

گماں مبر کہ بپایاں رسید کارِ مغاں
ہزار بادۂ ناخوردہ در رگِ تاک است

حالات اور گردشِ دوران کا پہیہ اور دنیا کا موجودہ نقشہ مسلمانوں کی فتح مبین کی طرف گامزن ہے ، اگر یہی جہادی روح اسی طرح بیدار رہی تو عنقریب یہ مفلوک الحال مسلمان بڑی بڑی بشارتوں اور عظمتوں سے نوازے جائیں گے ۔

وہ حادثہ ، وہ جو ابھی گردشِ افلاک میں ہے عکس اس کا مرے آئینۂ ادراک میں ہے

نصر من اللہ و فتح قریب و بشر المؤمنین ۔

(لدعوۃ الحق) راشد الحق سمیع

(۲ جون ۱۹۹۶ء)